

اے کربلاء توھی سنا تیرا وہ غمگھیں فسانا شیر کی مظلومیہ پر تو بھی آنسو نہ بھانا	
پچھرائے	میں مٹی چمکائے
تیری زمیں میں لٹ گیا طہ نبی کا گھرانا	
معصوم کی قبر کھودی	تجھکو امانت سونپی خالی
اصغر کو تو سمہالنا شیر ویرو سے بچانا	
ہائے وہ دُھن پیاری	شاہِ نرمن کی دُھری روتی ہے دکھیاری
ابنِ حسن پہنے کفن تیرو کا اب ہے نشانا	
عباس نکلے تھے رن میں	پانی پلانے کے دُھن میں عاشور کے دن میں
ہاتھ کئے مشکی گری رہ گئی پیاسی سکینے	
ہائے جوانی اکبر	ہائے بُراپاء سرور دھول ہے دنیا پر
برچھی لگی ہائے خدا لختِ جگر کا بچھونا	
شاہ نے سجدہ بجایا	شمر نے خنجر چلایا گویا تھریا
زینب بھن چیخ اُٹھی مانہ جایا بھائی حسینا	
حیدر کی آنکھوں کا تارا	مانہ فاطمہ کا دُھرا مختار کا پیارا
محشر تک شاہِ شہید روئیکا تجھکو زمانا	
داعی الزمان قطب دیں کی	طول بقاء کر اے باری دینا اُسے یاری
فتح میں کی اے خدا جلدی تو بُشری سنانا	
فردوس کا تو کیارا	مدفون جس میں ہمارا اقا حسین پیارا
تیری زمیں خاکِ شفاءِ بضعة کو جلدی بلانا	